

از عدالتِ عظمیٰ

یوگندر پرساد

بنام

ایڈیشنل رجسٹرار، کوآپریٹو سوسائٹیز، بہار و دیگر ان

تاریخ فیصلہ: 17 ستمبر، 1991

[ایم ایم پنچھی اور کے راماسوامی، جسٹس صاحبان۔]

بہار اور اڑیسہ کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ، 1935-دفعہ 48(6)، 56-قانون سازی کا ارادہ۔ رجسٹرار کے نظر ثانی کے اختیارات۔ تعمیر، نوعیت اور اس کا دائرہ۔

بہار اور اڑیسہ کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ، 1935-دفعہ 40، 48-دفعہ 48 کے تحت کارروائی سے پہلے دفعہ 40 کے تحت کارروائی کا آغاز۔ چاہے وہ دو گنا خطرہ ہو۔

بہار اور اڑیسہ کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ، 1935—دفعہ 2(1)، 2(a)، 26، 56، 6—"رجسٹرار"۔ تعمیرات۔ کیا رجسٹرار کے معاونین رجسٹرار کے اختیارات استعمال کرنے کے اہل ہیں۔

اپیل کنندہ، جو ایک کوآپریٹو سوسائٹی کے سابق خزانچی تھے، کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ انہوں نے 95 روپے کی رقم کو بے حساب کر دیا تھا اور اس کی وصولی کے لیے بہار اور اڑیسہ کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1935 کی دفعہ 48 کے تحت کارروائی شروع کی گئی تھی جس پر 30 دسمبر 1976 کو 25,555 روپے کا سود جمع ہوا تھا۔

رجسٹرار نے معاملہ اسسٹنٹ رجسٹرار کے پاس بھیج دیا جس نے تفتیش پر اور اپیل کنندہ کو موقع دے کر ایک ایوارڈ منظور کیا، جس کے خلاف اپیل دائر کی گئی۔

ڈپٹی رجسٹرار نے اپیل کی اجازت اس بنیاد پر دی کہ اپیل کنندہ پر اضافی چارج عائد کیا گیا تھا۔

نظر ثانی پر، پہلے مدعا علیہ نے اپیل آرڈر کو الگ کر دیا اور وصولی کی تاریخ تک سود ادا کرنے کی مزید ہدایت کے ساتھ ایوارڈ کی تصدیق کی۔

اپیل کنندہ نے ایک رٹ پٹیشن شروع میں کی جسے عدالت عالیہ نے مسترد کر دیا جس کے خلاف خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل کی گئی۔

اپیل کنندہ نے دعویٰ کیا کہ دفعہ 56 کے تحت رجسٹرار کے پاس کوئی نظر ثانی کا دائرہ اختیار نہیں ہے کیونکہ اسسٹنٹ رجسٹرار کا ایوارڈ رجسٹرار کے نمائندے کے طور پر کام کرنے والے ایکٹ کے تحت رجسٹرار کے ذریعے تھا۔ اپیل کنندہ کے خلاف سرچارج کی کارروائی دفعہ 40 کے تحت شروع کی گئی تھی جس میں اپیل کنندہ کو جزوی رقم ادا کرنے کے قابل پایا گیا تھا، جس کے خلاف سوسائٹی نے حکومت کے سامنے اپیل دائر کی تھی، جو زیر التوا تھی اور ایوارڈ اسی ذمہ داری کے لیے دو گنا خطرہ تھا اور اس لیے یہ غیر قانونی تھا۔

اپیل کو مسترد کرتے ہوئے، یہ عدالت،

قرار دیا گیا کہ: 1. دفعہ 48 میں متعلقہ توضیحات کو محض پڑھنا اس قانون سازی کے ارادے کو واضح طور پر ظاہر کرتا ہے کہ حوالہ پر رجسٹرار خود تنازعہ کا فیصلہ کر سکتا ہے یا اسے اس سلسلے میں رجسٹرار کے اختیارات کا استعمال کرنے والے شخص کو نمٹانے کے لیے منتقل کر سکتا ہے۔ اگر رجسٹرار خود دفعہ 48(3) کے تحت تنازعہ کا فیصلہ کرتا ہے تو اسے اپیل یا نظر ثانی کا سوال جائزے کے علاوہ پیدا نہیں ہوتا ہے۔ جب رجسٹرار کے ذریعے نظر ثانی کے اختیار کا استعمال کیا جانا ہو تو اس تفریق کو برقرار رکھنا ہوتا ہے۔ نظر ثانی کا اختیار واضح طور پر صرف درخواست یا از خود نوٹس پر دیا جاتا ہے، کسی بھی حکم کے خلاف جو "رجسٹرار کے اختیارات کا استعمال کرنے والے شخص" کی طرف سے منظور کیا جاتا ہے۔ ظاہر ہے، اس سے مراد ایکٹ کی دفعہ 6(2)(a) کے تحت اس کی مدد کے لیے مقرر کردہ شخص ہے۔

2. ایکٹ کے دفعہ 6(1) کے تحت رجسٹرار کے پاس دفعہ 6(2)(a) کے تحت مقرر کردہ رجسٹراروں کے کام اور احکامات پر اپنا نمایاں نگران اختیار ہوتا ہے تاکہ وہ ایکٹ کے تحت فرائض یا افعال کی انجام دہی میں اس کی مدد کرے سوائے دفعہ 6 کے ذیلی دفعہ (4) کے تحت اپنے نمائندے کے۔ اس کا نگران یا نظر ثانی کا اختیار منظور شدہ احکامات یا ماتحت افسران کی طرف سے کی گئی کارروائی میں تمام واضح مادی غلطیوں کو درست کرنا ہے۔ صرف اس وجہ سے کہ اسسٹنٹ رجسٹرار نے حوالہ پر دفعہ 48 کی ذیلی دفعہ (3) کے تحت اختیارات کا استعمال کیا۔ رجسٹرار کو ایکٹ کی دفعہ 56 کے تحت اپنے نگران یا نظر ثانی کے اختیارات سے محروم نہیں کیا جاتا ہے۔ لہذا، رجسٹرار کے نمائندے کے

طور پر ایڈیشنل رجسٹرار واضح طور پر ایکٹ کی دفعہ 48(6) کے تحت اپیلٹ آرڈر پر اپنے نظر ثانی کے اختیار کو استعمال کرنے کے اپنے اختیار میں ہے۔ اس کے مطابق یہ قانونی اور درست ہے۔

3. دفعہ 56 میں زبان کو بغیر کسی حد کے بہت وسیع پیمانے پر شامل کیا گیا تھا جیسے کہ دفعہ 115 مجموعہ ضابطہ دیوانی کے تحت نظر ثانی کے اختیارات یا کچھ دوسری ریاستوں میں بہن قوانین میں استعمال ہونے والی اسی طرح کی زبان۔ وجہ واضح نظر آتی ہے۔ ڈپٹی رجسٹرار کا حکم، دفعہ 48 کی ذیلی شق (6) کی زبان کے مطابق، بلاشبہ حتمی ہو گا۔ جب قانون سازی کسی حکم کو "حتمی" دیتا ہے، تو یہ عام طور پر نظر ثانی کے لیے کھلا نہیں ہوتا ہے۔ لیکن پھر بھی اس کی تشریح ایکٹ کی اسکیم، اس کے عمل اور اس کے نتیجے میں ہونے والے اثر کی روشنی میں کی جانی چاہیے۔ دفعہ 56 کی زبان کو دفعہ 48 کی ذیلی دفعہ (6) میں حتمی حد سے منسلک نہیں کیا گیا ہے۔ دفعہ 56 کے تحت نظر ثانی کا اختیار دفعہ 48(6) کے تحت اپیل کے اختیارات سے آزاد ہے۔ مؤخر الذکر رجسٹرار کے ذریعہ نظر ثانی کے قابل ہے۔

4. دفعہ 40 کے تحت کارروائی دفعہ 48 کے متبادل میں نہیں ہے، بلکہ دفعہ 48 کے تحت عام دیوانی داد رسائی سے آزاد اور اس کے علاوہ ہے۔ مجرمانہ لاپرواہی، بد عملی، غبن، تصرف بے جا وغیرہ دفعہ 40 کے تحت کارروائی میں قائم کیے جانے والے متعلقہ حقائق ہیں۔ لیکن دفعہ 48 کے تحت ایسا نہیں ہے۔ لہذا، دفعہ 40 کے تحت محض آغاز یا منظور شدہ حکم دفعہ 48 کے تحت رجسٹرار کے دائرہ اختیار یا طاقت کو ختم نہیں کرتا جب اسے تنازعہ کے فیصلے کے لیے بھیجا گیا تھا۔ دفعہ 48(3) کے تحت ایوارڈ پاس کرنے کے لیے دائرہ اختیار کا استعمال یا دفعہ 56 کے تحت نظر ثانی کرنا دو گنا خطرہ نہیں ہے۔

5. ایکٹ کے دفعہ 2(i) میں "رجسٹرار" کی وضاحت کی گئی ہے، جس کا مطلب ہے کہ اس ایکٹ کے تحت رجسٹرار یا کوآپریٹو سوسائٹیوں کے فرائض کی انجام دہی کے لیے مقرر کیا گیا شخص۔ ریاستی حکومت ایڈیشنل رجسٹرار کے علاوہ کوآپریٹو سوسائٹیوں کے رجسٹرار کے طور پر کسی شخص کو مقرر کر سکتی ہے اور ایسے رجسٹرار کی مدد کے لیے افراد کو بھی مقرر کر سکتی ہے۔ ذیلی دفعہ 2(a) کے تحت رجسٹرار کی مدد کے لیے مقرر کردہ افراد دفعہ 26 کے علاوہ ایکٹ کے تحت رجسٹرار کے تمام یا کسی بھی اختیارات کو استعمال کرنے کے حقدار ہیں۔ دفعہ 6 کی ذیلی دفعہ (4) رجسٹرار کو دفعہ 26 اور 56 کے تحت اختیارات سمیت تمام اختیارات ایڈیشنل رجسٹرار کو تفویض کرنے، منتقل کرنے یا تفویض کرنے کا اختیار دیتی ہے اور اس کے بعد ایڈیشنل رجسٹرار کو رجسٹرار کے نمائندے کے طور پر اس طرح منتقل یا تفویض یا تفویض کردہ اختیارات استعمال کرنے کا اختیار حاصل ہوتا ہے۔ دفعہ 6 اس طرح رجسٹرار کے اختیارات کے استعمال کے درمیان واضح فرق کرتا ہے، ایڈیشنل رجسٹرار کے

ذریعے رجسٹرار کے نمائندے کے طور پر اور اسسٹنٹ رجسٹرار یا ڈپٹی رجسٹرار کے۔ ایکٹ کے تحت اپنے فرائض کی انجام دہی میں مجاز رجسٹرار کی مدد کے لیے مقرر کردہ رجسٹرار۔ ایسے معاونین قانونی کارروائی کے ذریعے ریاستی حکومت کی طرف سے تفویض کردہ قانون کے تحت اختیارات کا استعمال کرنے کے حقدار ہیں سوائے اس حد کے جسے قانون میں واضح طور پر خارج کیا گیا ہے۔

دین دیال سنگھ بنام دی بہار اسٹیٹ کوآپریٹو مارکیٹنگ یونین لمیٹڈ، اے آئی آر 1976 پٹنہ 177، مسٹر دشنہ۔

چنتا پلی ایجنسی تالک ایرک سیلز کوآپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ بنام سکریٹری (فوڈ اینڈ ایگریکلچرل)، حکومت آندھرا پردیش، [1978] 1 ایس سی آر 563، اس کے بعد آیا۔

روپ چند بنام ریاست پنجاب، [1963] ضمیمہ 1 ایس سی آر 539، ممتاز شدہ۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 2168، سال 1980۔

پٹنہ عدالت عالیہ میں C.W.J.C نمبر 1819، سال 1979 کے 2.8.1979 کے فیصلے اور حکم سے

اپیل کنندہ کی طرف سے آر کے کھنہ اور آر پی سنگھ۔

جواب دہندگان کے لیے ایل سی گونل۔

عدالت کا فیصلہ کے رامسوامی، جے نے سنایا۔

اپیل کنندہ، گوپال گنج کوآپریٹو ڈیولپمنٹ اینڈ کین مارکیٹنگ یونین، گوپال گنج کے سابق خزانچی کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انہوں نے 95,790.54 روپے کی رقم کو بے حساب کر دیا ہے اور اس کی وصولی کے لیے بہار اور اڑیسہ کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ، VI، سال 1935 کی دفعہ 48 کے تحت کارروائی شروع کی گئی تھی، مختصر طور پر 'ایکٹ' جس پر 30 دسمبر 1976 کو 25,555 روپے کا سود جمع ہوا تھا۔ رجسٹرار نے معاملہ اسسٹنٹ رجسٹرار گوپال گنج کو بھیج دیا، جس نے تفتیش کرنے اور اپیل کنندہ کو موقع دینے کے بعد 30 دسمبر 1976 کو کیس نمبر 400، سال 1975 میں مذکورہ رقم کے لیے ایوارڈ پاس کیا۔ اپیل پر، ڈپٹی رجسٹرار نے ایوارڈ کو اس بنیاد پر الگ کر دیا کہ اپیل کنندہ پر سرچارج کیس نمبر 18، سال 1976 میں سرچارج کیا گیا تھا۔ مزید نظر ثانی پر، پہلے مدعا علیہ نے

اپیلٹ آرڈر کو الگ کر دیا اور وصولی کی تاریخ تک سود ادا کرنے کی مزید ہدایت کے ساتھ ایوارڈ کی تصدیق کی۔ اپیل کنندہ نے C.W.J.C نمبر 1819، سال 1979 شروع میں کیا جسے پٹنہ عدالت عالیہ نے 2 اگست 1979 کو مسترد کر دیا تھا۔ اس طرح، خصوصی اجازت کی طرف سے یہ اپیل۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے دو گنا تنازعات اٹھائے۔ اس کی پہلی دلیل ہے کہ دفعہ 56 کے تحت رجسٹرار کا کوئی نظر ثانی شدہ دائرہ اختیار نہیں ہے کیونکہ اسسٹنٹ رجسٹرار کا ایوارڈ ایکٹ کے تحت رجسٹرار کے ذریعے ہوتا ہے اور اسسٹنٹ رجسٹرار اس کے نمائندے کے طور پر کام کرتا ہے۔ اس کی حمایت میں انہوں نے دین دیال سنگھ بنام دی بہار اسٹیٹ کوآپریٹو مارکیٹنگ یونین لمیٹڈ، اے آئی آر 1976 پٹنہ 1789 پر مضبوط انحصار کیا۔ مزید یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ اپیل کنندہ کے خلاف سرچارج کی کارروائی دفعہ 40 کے تحت شروع کی گئی تھی جس میں اپیل کنندہ کو جزوی رقم ادا کرنے کے قابل پایا گیا تھا جس کے خلاف سوسائٹی نے حکومت کے سامنے اپیل دائر کی تھی جو زیر التواء ہے۔ یہ ایوارڈ ایک ہی ذمہ داری کے لیے دو گنا خطرہ ہے۔ اس لیے یہ غیر قانونی ہے۔ ہمیں کسی بھی دلیل میں کوئی بنیاد نہیں ملتی ہے۔

ایکٹ کے دفعہ 2(i) میں 'رجسٹرار' کی وضاحت کی گئی ہے، جس کا مطلب ہے کہ اس ایکٹ کے تحت کوآپریٹو سوسائٹیوں کے رجسٹرار کے فرائض کی انجام دہی کے لیے مقرر کیا گیا شخص۔ باب II کا دفعہ 6 اس طرح فراہم کرتا ہے:

"6. رجسٹرار۔ (1) ریاستی حکومت کسی شخص کو ریاست یا اس کے کسی حصے کے لیے کوآپریٹو سوسائٹیوں کا رجسٹرار مقرر کر سکتی ہے، اور ایسے رجسٹرار کی مدد کے لیے افراد کا تقرر کر سکتی ہے۔

(2) ریاستی حکومت، سرکاری گزٹ میں شائع ہونے والے عام یا خصوصی حکم نامے کے ذریعے،۔

(a) ذیلی دفعہ (1) کے تحت مقرر کردہ کسی بھی شخص پر، رجسٹرار کی مدد کرنے کے لیے، اس ایکٹ کے تحت رجسٹرار کے تمام یا کسی بھی اختیارات سوائے دفعہ 26 کے تحت اختیارات کے؛ اور

(b) کسی بھی کوآپریٹو فیڈریشن یا فنانسنگ بینک پر دفعہ 20، دفعہ 28 کی ذیلی دفعہ (3) اور دفعہ 33 کے تحت رجسٹرار کے تمام یا کسی بھی اختیار پر۔

(3) جہاں ریاستی حکومت کی رائے ہے کہ رجسٹرار کو کاروبار کو تیزی سے نمٹانے کے لیے ایڈیشنل رجسٹرار کی مدد کی ضرورت ہے، وہ سرکاری گزٹ میں شائع کردہ مجسم ذریعے اتنی تعداد میں ایڈیشنل رجسٹرار کا تقرر کر سکتی ہے جو اسے مناسب لگے۔

(4) ایکٹ کی کسی دوسری توضیح میں اس کے برعکس کسی بھی چیز کے باوجود، رجسٹرار ایڈیشنل رجسٹرار کو اپنے ایسے اختیارات اور افعال اور فرائض تفویض، منتقل یا تفویض کر سکتا ہے جو وہ دفعات 26 اور 56 کے تحت اختیارات سمیت ضروری سمجھے اور ایڈیشنل رجسٹرار کو اس طرح تفویض، منتقل یا تفویض کردہ معاملات میں رجسٹرار کے اختیارات حاصل ہوں گے۔"

دفعہ 6 کے ذیلی حصوں (1) سے (3) کو پڑھنے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ریاستی حکومت ایڈیشنل رجسٹرار کے علاوہ کو آپریٹو سوسائٹیوں کے رجسٹرار کے طور پر کسی شخص کو مقرر کر سکتی ہے اور ایسے رجسٹرار کی مدد کے لیے افراد کو بھی مقرر کر سکتی ہے۔ ذیلی دفعہ 2(a) کے تحت رجسٹرار کی مدد کے لیے مقرر کردہ افراد دفعہ 26 کے علاوہ ایکٹ کے تحت رجسٹرار کے تمام یا کسی بھی اختیارات کو استعمال کرنے کے حقدار ہیں۔ ذیلی دفعات (4) رجسٹرار کو دفعات 26 اور 56 کے تحت اختیارات سمیت تمام اختیارات ایڈیشنل رجسٹرار کو تفویض، منتقل یا تفویض کرنے کا اختیار دیتی ہے اور اس کے بعد ایڈیشنل رجسٹرار کو رجسٹرار کے نمائندے کے طور پر اس طرح منتقل یا تفویض یا تفویض کردہ اختیارات استعمال کرنے کا اختیار حاصل ہوتا ہے۔ دفعہ 6 اس طرح رجسٹرار کے اختیارات کے استعمال کے درمیان واضح فرق کرتا ہے، ایڈیشنل رجسٹرار کے ذریعے رجسٹرار کے نمائندے کے طور پر اور اسسٹنٹ رجسٹرار یا ڈپٹی رجسٹرار کے۔ ایکٹ کے تحت اپنے فرائض کی انجام دہی میں مجاز رجسٹرار کی مدد کے لیے مقرر کردہ رجسٹرار۔ ایسے معاونین قانونی کارروائی کے ذریعے ریاستی حکومت کی طرف سے تفویض کردہ قانون کے تحت اختیارات کا استعمال کرنے کے حقدار ہیں سوائے اس حد کے جسے قانون میں واضح طور پر خارج کیا گیا ہے۔

دفعہ 48 سوسائٹی کے کسی تنخواہ دار خادم کے خلاف سوسائٹی یا اس کی مینجنگ کمیٹی کی طرف سے کی گئی تادیبی سے متعلق تنازعہ کے علاوہ رجسٹرار سوسائٹی کے کاروبار سے متعلق کسی بھی تنازعہ کا فیصلہ کرنے کا طریقہ کار فراہم کرتا ہے، جو اس کے اراکین کے درمیان شق (a) سے (e) اور (c) کے تحت آتا ہے جس میں سوسائٹی کے کسی افسر، ایجنٹ یا خادم (ماضی یا حال) کا احاطہ کیا جاتا ہے۔ اس طرح کے تنازعات کو رجسٹرار کو بھیجا جائے گا۔ اس کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت رجسٹرار اس طرح کے

حوالہ کی وصولی پر (a) تنازعہ کا خود فیصلہ کر سکتا ہے یا (b) "اس سلسلے میں رجسٹرار کے اختیارات کا استعمال کرنے والے کسی بھی شخص" کو نمٹانے کے لیے منتقل کر سکتا ہے۔..... ذیلی دفعہ (3) کے تحت رجسٹرار (اسسٹنٹ یا ڈپٹی) حوالہ پر اسے ایکٹ اور قواعد میں فراہم کردہ طریقے سے نمٹائے گا۔ ذیلی دفعہ (3) کے تحت دیے گئے ایوارڈ کے خلاف دفعہ 48(6) کے تحت اپیل کا حق فراہم کیا گیا ہے۔ ذیلی دفعہ (9) شق (b) کے تحت منتقل یا حوالہ کردہ تنازعہ میں دیا گیا فیصلہ اپیل یا نظر ثانی لینے پر رجسٹرار کے احکامات کے تابع فراہم کرتا ہے اور (c) حتمی ہو گا۔ دفعہ 56 نظر ثانی کا اختیار اس طرح فراہم کرتا ہے:

رجسٹرار کے ذریعے نظر ثانی کا اختیار۔ رجسٹرار دفعہ 44 کے تحت رجسٹرار کے اختیارات کا استعمال کرنے والے شخص یا لیکویڈیٹر کے ذریعے منظور کردہ کسی بھی حکم پر درخواست پر یا اپنی تحریک پر نظر ثانی کر سکتا ہے۔

ان متعلقہ توضیحات کو محض پڑھنے سے قانون سازی کے ارادے کو واضح طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ حوالہ پر رجسٹرار خود تنازعہ کا فیصلہ کر سکتا ہے یا اسے اس سلسلے میں رجسٹرار کے اختیارات کا استعمال کرنے والے شخص کو نمٹانے کے لیے منتقل کر سکتا ہے۔ اگر رجسٹرار خود دفعہ 48(3) کے تحت تنازعہ کا فیصلہ کرتا ہے تو اسے اپیل یا نظر ثانی کا سوال جائزے کے علاوہ پیدا نہیں ہوتا ہے۔ جب رجسٹرار کے ذریعے نظر ثانی کے اختیار کا استعمال کیا جانا ہو تو اس تفریق کو برقرار رکھنا ہوتا ہے۔ نظر ثانی کا اختیار واضح طور پر صرف درخواست یا خود نوٹس پر دیا جاتا ہے، کسی بھی حکم کے خلاف جو "رجسٹرار کے اختیارات کا استعمال کرنے والے شخص" کی طرف سے منظور کیا جاتا ہے۔ ظاہر ہے، اس سے مراد ایکٹ کی دفعہ 6(2)(a) کے تحت اس کی مدد کے لیے مقرر کردہ شخص ہے۔

چنٹا پلی ایجنسی تالک ایرک سیلز کو آپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ بنام سوسائٹی (فوڈ اینڈ ایگریکلچر)، حکومت آندھرا پردیش، [1978] 1 ایس سی آر 563 میں بھی ایسا ہی سوال پیدا ہوا تھا۔ ڈپٹی رجسٹرار کو آپریٹو سوسائٹیز نے اپیل کنندہ کو نوٹس دیا اور آندھرا پردیش کو آپریٹو سوسائٹیز ایکٹ کی دفعہ 16(5) کے تحت سوسائٹی کے ضمنی قوانین میں ترمیم کی، تاکہ کارروائی کے دائرہ کار کو مخصوص علاقے تک محدود کیا جاسکے۔ دفعہ 77 کے تحت حکم کے خلاف دائر کردہ نظر ثانی پر، رجسٹرار نے کچھ ہدایات دیں جن پر دائرہ اختیار کے بغیر ہونے کی وجہ سے حملہ کیا گیا۔ جب یہ عدالت عالیہ کے سامنے آیا تو عدالت عالیہ نے رٹ پٹیشن کی اجازت دے دی۔ اپیل پر اس عدالت نے فیصلہ دیا کہ رجسٹرار کا اختیار ایکٹ کے ذریعے رجسٹرار کو دیے گئے ممتاز عہدے کے مطابق ہے جس کی نگرانی میں دفعہ 3(1) کے تحت

مقرر کیا گیا کوئی دوسرا شخص کام کر سکتا ہے اور کام کر سکتا ہے۔ "لہذا یہ درست نہیں ہے کہ رجسٹرار ایکٹ کی دفعہ 16(5) کے تحت ڈپٹی رجسٹرار کی طرف سے شروع کی گئی کارروائی کی درستگی، قانونی حیثیت یا ملکیت کی جانچ کرنے میں دفعہ 77 کے تحت اختیارات کا استعمال نہیں کر سکتا تھا۔ یہ مزید کہا گیا کہ دفعہ 16 کے تحت اختیار رجسٹرار کا ہے، لیکن ڈپٹی رجسٹرار کو حکومت کی طرف سے اختیارات استعمال کرنے کا اختیار حاصل ہے، لیکن رجسٹرار کی عمومی نگرانی کے تحت۔ اس کے مطابق، یہ فیصلہ کیا گیا کہ نظر ثانی قابل عمل ہے۔ وہی تناسب ہاتھ پر موجود حقائق پر لاگو ہوتا ہے۔ دفعہ 6 کے تحت رجسٹرار۔ (1) ایکٹ کے دفعہ 6(2)(a) کے تحت مقرر کردہ رجسٹراروں کے افعال اور احکامات پر اس کا نمایاں نگران اختیار ہے تاکہ وہ ایکٹ کے تحت فرائض یا افعال کی انجام دہی میں اس کی مدد کرے سوائے اس کے کہ دفعہ 6 کی ذیلی دفعہ (4) کے تحت اس کے نمائندے کے۔ اس کا نگران یا نظر ثانی کا اختیار منظور شدہ احکامات یا ماتحت افسران کی طرف سے کی گئی کارروائی میں تمام واضح مادی غلطیوں کو درست کرنا ہے۔ جب بھی اس کے ماتحت افسران کے احکامات یا اقدامات میں پایا جاتا ہے تو دفعہ 56 میں جو زبان تجویز کی گئی تھی وہ نا انصاف تک پہنچنے کے لیے وسیع تھی۔ صرف اس وجہ سے کہ اسسٹنٹ رجسٹرار حوالہ پر دفعہ 48 کی ذیلی دفعہ (3) کے تحت اختیار کا استعمال کرتا ہے، رجسٹرار کو ایکٹ کی دفعہ 56 کے تحت اپنے نگران یا نظر ثانی کے اختیارات سے محروم نہیں کیا جاتا ہے۔ لہذا، رجسٹرار کے نمائندے کے طور پر ایڈیشنل رجسٹرار واضح طور پر ایکٹ کی دفعہ 48(6) کے تحت اپیل آرڈر پر اپنے نظر ثانی کے اختیار کا استعمال کرنے کے اپنے اختیار میں ہے۔ اس کے مطابق یہ قانونی اور درست ہے۔ روپ چند بنام ریاست پنجاب، [1963] ضمنی 1 ایس سی آر 539 میں تناسب واضح طور پر ممتاز ہے۔ اس میں ریاستی حکومت نے واضح طور پر اپنے اختیارات اسسٹنٹ ڈائریکٹر کو سونپ دیے ہیں۔ اس طرح ماتحت افسر اپنے نمائندے کے طور پر ریاستی حکومت کے اختیارات کا استعمال کرتا ہے۔ اس کے بعد حکومت ماتحت افسران پر نظر ثانی کے اختیارات استعمال کرنے کے اختیارات سے محروم تھی۔ چنانچہ ایجنسی کے معاملے (اوپر) میں اس عدالت نے روپ چند کے تناسب کو ممتاز کیا۔ دین دیال سنگھ کا مقدمہ (اوپر) بلاشبہ اپیل گزار دلیل کی حمایت کرتا ہے۔ دفعہ 48 کی ذیلی دفعہ (9) کی زبان پر انحصار کرتے ہوئے "سوائے اس دفعہ میں واضح طور پر فراہم کردہ"، ڈویژن بنچ نے فیصلہ دیا کہ ڈپٹی رجسٹرار کا دفعہ 48(6) کے تحت منظور کردہ اپیل آرڈر دوسری صورت میں فراہم کیا گیا تھا اور اس لیے دفعہ 56 کے تحت نظر ثانی کے قابل نہیں تھا۔ فاضل ججوں نے فیصلہ دیا کہ چونکہ اپیل آرڈر حتمی ہو گا۔ دفعہ 48 کی ذیلی دفعہ (9) کے تحت زبان کا اثر دفعہ 36 کے تحت رجسٹرار کے نظر ثانی شدہ دائرہ اختیار کو خارج کرنا تھا۔ اس کے علاوہ، ڈویژن بنچ نے یہ بھی

نتیجہ اخذ کیا کہ رجسٹرار نے خود اس تنازعہ کو اسسٹنٹ رجسٹرار کے پاس بھیج دیا ہے اور اس سلسلے میں رجسٹرار کے اختیارات کا استعمال کرنے والا کوئی بھی شخص اپنے مندوب کے پیرامیٹرز میں ہونا چاہیے اور اس لیے رجسٹرار خود دفعہ 56 کے تحت اپنے حکم پر نظر ثانی نہیں کر سکتا۔ ہمیں عدالت عالیہ کے تناسب کو منظور کرنا مشکل لگتا ہے۔ تکرار کی قیمت پر ہم اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ دفعہ 6، ذیلی دفعہ (1) اور ذیلی دفعہ 2(a) "رجسٹرار" اور "رجسٹرار کے اختیارات کا استعمال کرنے والے شخص" کے درمیان فرق کرتی ہے۔ ذیلی دفعہ (4) ایڈیشنل رجسٹرار کے ذریعے بطور مندوب رجسٹرار کے اختیارات کے استعمال کو مزید بڑھاتا ہے۔ اس کے علاوہ، یہ واضح ہے کہ رجسٹرار ماتحت افسران پر حتمی نگران اتھارٹی ہے جو ایکٹ کے تحت اختیارات کا استعمال کرتے ہیں یا فرائض انجام دیتے ہیں۔ دفعہ 56 میں زبان کو بہت وسیع پیمانے پر بغیر کسی حد کے رکھا گیا تھا جیسے کہ دفعہ 115 مجموعہ ضابطہ دیوانی کے تحت نظر ثانی کے اختیارات یا کچھ دوسری ریاستوں جیسے اے پی میں بہن قوانین میں استعمال ہونے والی اسی طرح کی زبان۔ وجہ واضح معلوم ہوتی ہے۔ دفعہ 48 کی ذیلی دفعہ (6) کی زبان کے لحاظ سے ڈپٹی رجسٹرار کا حکم بلاشبہ حتمی ہوگا۔ ہم جانتے ہیں کہ جب قانون سازی کسی حکم کو "حتمی" دیتا ہے، تو یہ عام طور پر نظر ثانی کے لیے کھلا نہیں ہوتا ہے۔ لیکن پھر بھی اس کی تشریح ایکٹ کی اسکیم، اس کے عمل اور اس کے نتیجے میں ہونے والے اثر کی روشنی میں کی جانی چاہیے۔ دفعہ 56 کی زبان کو دفعہ 48 کی ذیلی دفعہ (6) میں حتمی حد سے منسلک نہیں کیا گیا ہے۔ اس طرح ہمارا ماننا ہے کہ دفعہ 56 کے تحت نظر ثانی کا اختیار دفعہ 48(6) کے تحت اپیل کے اختیار سے آزاد ہے۔ یہ خط رجسٹرار کے ذریعے نظر ثانی کے قابل ہے۔ اس لیے دین دیال کے معاملے (اوپر) میں ڈویشن بینچ کا تناسب اچھا قانون نہیں ہے۔

دوسری دلیل کہ اسسٹنٹ رجسٹرار کا ایوارڈ آرٹیکل 20 کے تحت اس کے حق کی خلاف ورزی کو دو گنا خطرے میں ڈالنے کے مترادف ہے، غلط فہمی اور بے بنیاد ہے۔ بلاشبہ دفعہ 40 رجسٹرار کو دفعہ 33 کے تحت آڈٹ رپورٹ موصول ہونے پر یا دفعہ 35 کے تحت جانچ یا دفعہ 34، 36 یا 37 کے تحت معائنے پر یا اختتامی کارروائی پر سرچارج کی کارروائی شروع کرنے کا اختیار دیتی ہے، اگر رجسٹرار کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شخص جس نے تنظیم یا سوسائٹی کے انتظام میں حصہ لیا ہے یا سوسائٹی کے کسی ماضی یا موجودہ افسر نے شق (a) کے تحت کوئی غیر قانونی ادائیگی کی ہے؛ یا اس کی مجرمانہ لاپرواہی یا بد سلوکی کی وجہ سے شق (b) کے تحت سوسائٹی کے فنڈز کو نقصان یا کمی کا باعث بنتا ہے؛ یا کوئی ایسی رقم کو مد نظر رکھنے میں ناکام رہا جو اس کے لیے ضروری ہے۔ شق (d) کے تحت کھاتے میں لایا گیا ہو؛ یا

سوسائٹی یا فنانسنگ بینک وغیرہ کی کسی جائیداد کا غلط استعمال یا دھوکہ دہی سے برقرار رکھا گیا ہو۔ دفعہ 48 کے تحت کارروائی دیوانی کی نوعیت کی ہوتی ہے، بصورت دیگر مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ 9 کے تحت سول عدالت کے ذریعے قابل شناخت ہوتی ہے۔ قانون نے سول عدالت کی فقہ کو ختم کر دیا ہے اور رجسٹرار یا رجسٹرار کے اختیارات کا استعمال کرنے والے شخص کو واضح طور پر اس کے اراکین، ماضی کے اراکین وغیرہ کے درمیان سوسائٹی کے کاروبار یا انتظام سے متعلق تنازعہ کا فیصلہ کرنے کے لیے تفویض کیا ہے۔ یا ان کے عہدیدار، ایجنٹ یا سوسائٹی کے افسران یا خدام وغیرہ۔ دفعہ 40 کے تحت کارروائی دفعہ 48 کے متبادل میں نہیں ہے، بلکہ دفعہ 48 کے تحت عام دیوانی دائرہ سائی سے آزاد اور اس کے علاوہ ہے۔ مجرمانہ لاپرواہی، بد عملی، غبن، تصرف بے جا وغیرہ دفعہ 40 کے تحت کارروائی میں قائم کیے جانے والے متعلقہ حقائق ہیں۔ لیکن دفعہ 48 کے تحت ایسا نہیں ہے۔ لہذا، دفعہ 40 کے تحت محض آغاز یا منظور شدہ حکم دفعہ 48 کے تحت رجسٹرار کے دائرہ اختیار یا طاقت کو ختم نہیں کرتا جب اسے تنازعہ کے فیصلے کے لیے بھیجا گیا تھا۔ دفعہ 48 (3) کے تحت ایوارڈ پاس کرنے کے لیے دائرہ اختیار کا استعمال یا دفعہ 56 کے تحت نظر ثانی کرنا دو گنا خطرہ نہیں ہے۔ ہمیں مطلع کیا گیا ہے کہ دفعہ 40 کے تحت سرچارج آرڈر کے خلاف حکومت کے سامنے اپیل زیر التوا ہے۔ ہم اس پر کوئی رائے ظاہر نہیں کرتے۔ ہمارا ماننا ہے کہ دفعہ 48 کے تحت ایوارڈ پاس کرنے کے اختیار کا استعمال دو گنا خطرہ نہیں ہے۔ ڈپٹی رجسٹرار کا اپیلیٹ حکم بظاہر اور واضح طور پر غیر قانونی تھا اور اسے بجا طور پر درست کیا گیا۔ اس کے مطابق اپیل کو مسترد کر دیا جاتا ہے، لیکن چونکہ جواب دہندگان کی طرف سے کوئی پیش نہیں ہوا، اس لیے ہم کوئی معاوضہ نہ دینے کا حکم دیتے ہیں۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔